احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعہ 29 اگست 2003ء 1424 ہجری-29 ظہور 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 195

صلہ رحمی کی برکات

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:-

جو شخص لمبی عمر اور رزق میں فراوانی کی تمنا رکھتا ہو اسے

چاہئے کہ والدین سے نیکی اور رشتہ داروں سے حسن سلوک کرے۔

(مسند احمد جلد 3 صفحہ 266 حدیث نمبر 13838)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا جلسہ سالانہ جرمنی 2003ء کے موقع پر مستورات سے خطاب

عورتوں کے حقوق کی جیسی حفاظت دین حق نے کی ہے کسی اور مذہب نے نہیں کی

ماں ایک ایسی ہستی ہے جس کی آغوش میں بچہ اپنے آپ کو محفوظ سمجھتا ہے اور جس کے پاؤں تلے جنت ہوتی ہے

عورت اور مرد ایک دوسرے کی ذمہ داریاں ادا کریں اور گھروں کو محبت و پیار کا گہوارہ بنادیں

﴿قسط اوّل﴾

خطاب کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 23/اگست 2003ء کو 28ویں جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر مستورات سے پرمعارف خطاب فرمایا۔ جس میں حضور انور نے عورت کے مقام کا دین حق میں حسین تصور پیش فرمایا۔ حضور انور کے اس خطاب کو احمدیہ ٹیلی ویژن نے براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا اور ساتھ ساتھ پانچ زبانوں میں رواں ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔

نفس واحدہ سے مراد حضور انور نے اپنے خطاب کے آغاز میں سورۃ النساء کی آیت نمبر 2 تلاوت کی اور اس کا یہ ترجمہ پیش فرمایا:

اے لوگو! اپنے ربّ کا تقویٰ اختیار کرو جس نے تمہیں نفس واحدہ سے پیدا فرمایا ہے اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا اور پھر ان دونوں میں سے مردوں اور عورتوں کو بکثرت پھیلا دیا اور اللہ سے ڈرو جس کے نام کے واسطے دے کر تم ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رحموں کے تقاضوں کا بھی خیال رکھا کرو یقیناً اللہ تم پر نگران ہے۔

حضور انور نے فرمایا اس کی مختصر تفسیر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے یہ فرمائی ہے کہ نفس واحدہ کے بہت سے مفاہیم ہیں۔ ایک ان میں سے یہ ہے کہ ہم نے تمہیں نفس واحدہ سے پیدا کیا یعنی تمہاری عزت مرد اور عورت کے لحاظ سے برابر ہے۔ تمہارے حقوق مرد اور عورت کے لحاظ سے برابر ہیں تم نفس واحدہ کی پیداوار ہو اور تمہیں ایک دوسرے پر برتری حاصل نہیں نفس واحدہ سے پیدا ہونے کا دوسرا مطلب یہ ہے کہ انسانی زندگی کا آغاز ایک ایسے جاندار سے ہوا ہے جو اپنی ذات میں نہ نر تھا نہ مادہ، افزائش نسل کے لئے ایک ہی زندگی کی ابتدائی قسم استعمال ہوتی تھی جسے نفس واحدہ فرمایا گیا ہے۔ یعنی وہ قسم نہ نر تھی نہ مادہ۔ پس اس پہلو سے نہ نر کو مادہ پر فوقیت حاصل ہے اور نہ مادہ کو نر پر۔

مغرب میں عورت کا مقام حضور انور نے فرمایا دین حق پر مغرب میں جو بہت سے اعتراض کئے جاتے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ عورت کو اس کا صحیح مقام نہیں دیا جاتا۔ یہ ایک انتہائی جھوٹا اور گھناؤنا الزام ہے جو عورت کے دل سے دین حق کی حسین تعلیم کو نکالنے کے لئے دجالی قوتوں نے لگایا ہے حالانکہ مغرب جو آج عورت کی آزادی کا دعویدار ہے، یہاں ماضی میں چند دہائیاں پہلے تک بھی عورت کو بہت سے حقوق سے محروم کیا جاتا تھا۔ عورتوں سے مردوں کی نسبت زیادہ کام لیا جاتا تھا، عورتوں کو مرد کی جائیداد سمجھا جاتا تھا عورت کو گواہی کا حق حاصل نہیں تھا اور 1891ء تک بہت سے مغربی ممالک میں عورت کو جائیداد پر (جو مرد کی طرف سے ملنے کا حق ہے) ملنے سے محروم رکھا گیا تھا۔ 20ویں صدی میں بھی بہت سے ایسے حقوق تھے جن سے عورتیں صرف اس لئے محروم تھیں کہ وہ عورت ہیں۔ حضور انور نے فرمایا ان لوگوں کو کیا حق پہنچتا ہے کہ دین حق پر اعتراض کریں کہ دین حق میں عورت کے حقوق نہیں ہیں۔ پس کوئی عورت کوئی بچی مغرب کے اس دجل سے متاثر نہ ہو۔

دین حق میں عورت کا مقام حضور انور نے فرمایا اس کے مقابل پر دیکھیں فطرت کے عین مطابق چودہ سو سال پہلے دین عورت کو کس طرح حقوق دے رہا ہے، اس کے مقام کا کس طرح تعین کر رہا ہے اور اس کی کس طرح نشاندہی کر رہا ہے۔ سب سے پہلے تو یہی ہے کہ عورت اور مرد ایک دوسرے کی ذمہ داریاں ادا کریں ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھیں، اپنے گھروں کو محبت و پیار کا گہوارہ بنائیں اور اولاد کے حق ادا کریں، ان کی تعلیم و تربیت کی طرف توجہ کریں، ایک دوسرے کے ماں باپ اور بہن بھائی سے محبت کا تعلق رکھیں، ان کے حقوق ادا کریں اور یہ صرف عورتوں کی ہی ذمہ داری نہیں ہے بلکہ مردوں کی بھی ذمہ داری ہے، اس طرح جو معاشرہ قائم ہوگا وہ پیار و محبت اور رواداری کا معاشرہ قائم ہوگا اس میں ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ ہوگی ہر عورت اور ہر مرد ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کے لئے قربانی کی کوشش کر رہا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میری تعلیم ہے، یہ ایک دوسرے کے حقوق ہیں، یہ عورت و مرد کی ذمہ داریاں ہیں فطرت کے عین مطابق ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ کس حد تک تم اس پر عمل کرتے ہو، اگر صحیح رنگ میں عمل کرو گے تو میرے فضلوں کے وارث ہو گے، حضور انور نے فرمایا تمہیں قطعاً مغربی معاشرے سے متاثر ہونے اور ان کی نقل کرنے کی ضرورت نہیں رہے گی بلکہ وہ تمہارے سے متاثر ہوں گے۔ اور کچھ سیکھیں گے دین حق کی خوبیاں اپنائیں گے۔

پاکیزہ زندگی کا وعدہ حضور انور نے سورۃ نحل کی آیت نمبر 98 تلاوت کی

باقی صفحہ 2 پر

خصوصی درخواست دعا

◌ احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے ہر شر سے بچائے۔

ٹیچرز ٹریننگ کلاس

◌ 4۔ اکتوبر تا 23۔ اکتوبر 2003ء نظارت اصلاح وارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی کے زیر انتظام ربوہ میں 37ویں قرآنی ٹیچرز ٹریننگ کلاس منعقد ہو رہی ہے اس کلاس کے طلباء کو عربی تلفظ کی خصوصی ٹریننگ کے ساتھ گرائمر اور قرآن کریم کا لفظی ترجمہ بھی سکھایا جائے گا۔ اس کلاس میں دوسرے پارے کا ترجمہ سکھایا جائے گا۔ تمام اضلاع کے امراء کرام سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اضلاع سے اس کلاس میں شرکت کیلئے کم از کم دو ایسے مستعد نمائندگان ضرور بھجوائیں۔ جو قرآن کریم ناظرہ ضرور جانتے ہوں اور قرآن کریم سیکھنے کا شوق رکھتے ہوں۔ کلاس سے استفادہ کرنے والے طلباء ٹریننگ کے بعد اپنے اپنے علاقہ میں احباب کو قرآن کریم ناظرہ اور ترجمہ سکھانے اساتذہ تیار کرنے کا کام کریں گے۔ کلاس میں شریک ہونے والے طلباء اپنے امراء اضلاع / صدر جماعت سے مصدقہ خط ہمراہ لائیں۔ اس کے بغیر کلاس میں شرکت کی اجازت نہ ہوگی۔

(نظارت تعلیم القرآن و وقف عارضی)

نصرت جہاں اکیڈمی۔ اولیول کا رزلٹ

◌ امسال نصرت جہاں اکیڈمی کے کل 13 طلباء و طالبات اولیول کے امتحان میں شامل ہوئے۔ سب کے سب اچھے گریڈ میں کامیاب ہوئے۔ شمامتہ الامبر بنت مکرم عبدالحلیم احمد صاحب اور طیبہ کریم بنت مکرم محمد اقبال خان صاحب نے 5A، 2B اور ایک C لے کر اول پوزیشن حاصل کی۔ مدثر احمد راجو ابن مکرم قمر منیر صاحب نے 5A اور 3C لے کر دوئم پوزیشن حاصل کی۔ اور مشعل رحمن بنت مکرم فرحت اللہ حسنین قیصرانی صاحب نے 4A اور 4B کے ساتھ تیسری پوزیشن حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ اس رزلٹ کو ادارہ اور طلبہ کیلئے مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

تاریخ احمدیت

منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

2000ء

④

23 تا 25 جون — تنزانیہ میں نومبائعین کا تربیتی جلسہ۔ حاضری 2940 تھی۔ 1700 افراد بیعت کر کے سلسلہ میں شامل ہوئے۔

30 جون تا **2** جولائی — جلسہ سالانہ انڈونیشیا۔ حضور کے خطابات 16 ہزار 707 افراد کی شرکت۔

30 جون تا **2** جولائی — 24 واں جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ کینیڈا۔ حاضری 6 ہزار۔

جون — مجلس انصاراللہ کینیڈا کے رسالہ ماہنامہ نحن انصاراللہ کا اجراء ہوا

جون — سندھ بلوچستان اور آزاد کشمیر میں خشک سالی کے شکار متاثرین کے لئے جماعت کی مالی اور طبی خدمات۔

جون — مدرسۃ الحفظ کا انتظام نظارت تعلیم کے سپرد کر دیا گیا۔ اور مدرسہ کو راولپنڈی گیسٹ ہاؤس میں منتقل کر کے مستقل ادارہ کی شکل دے دی گئی۔

یم جولائی — فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ادویات کا سٹور 24 گھنٹے کھلا رہنا شروع ہوگیا۔

یم تا **10** جولائی — تنزانیہ کے عالمی تجارتی میلہ سبع سبع میں جماعت کی شرکت۔

7 جولائی — لائبیریا میں بیت المجیب کا افتتاح۔

9,8 جولائی — جماعت روڈرگ کا آٹھواں جلسہ سالانہ۔

14 جولائی — کیپ ماؤنٹ کاؤنٹی لائبیریا میں بیت الذکر اور مشن ہاؤس کا افتتاح ہوا۔

23 جولائی — مجلس خدام الاحمدیہ روڈرگ کا پہلا سالانہ اجتماع۔ حاضری 50

27 جولائی — برطانیہ میں 13 واں انٹرنیشنل دعوت الی اللہ سیمینار۔

28 تا 30 جولائی — 35 واں جلسہ سالانہ برطانیہ۔ کل حاضری 23407 رہی۔ 77 ممالک کے وفود شامل ہوئے۔ 632 غیر از جماعت مہمان تھے۔ 5 ملکوں کے سربراہوں نے پیغامات بھیجے۔ وزیر اعظم برطانیہ، صدر بورکینا فاسو، صدر تنزانیہ گورنر جنرل طوالو اور صدر گنی بساؤ۔

28 جولائی — حضور نے جلسہ برطانیہ کے افتتاحی خطاب میں حضرت مسیح موعود کے 1900 کے الہامات اور دعائیں بیان فرمائیں۔

29 جولائی — حضور نے جلسہ کے دوسرے دن کے خطاب میں فرمایا کہ احمدیت 170 ممالک میں قائم ہو چکی ہے۔ براعظم افریقہ کے تمام 54 ممالک میں جماعت قائم ہے۔ امسال 12 نئے ممالک میں جماعت قائم ہوئی جو یہ ہیں سنٹرل افریقن ری پبلک، ساؤتومے، سیشلز، سوازی لینڈ، بوٹسوانا، نمیبیا، ویسٹرن صحارا، جبوتی، اریٹیریا، کوسووو، مناکو، انڈورا

فرمایا کہ 53 زبانوں میں قرآن کا ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔ تحریک وقف نو میں 20 ہزار 515 بچے شامل ہو چکے ہیں جن میں سے 14,259 لڑکے ہیں ایم ٹی اے میں 151 رضا کار خدمت کر رہے ہیں۔

حضور نے جلسہ پر بینن کے 2 بادشاہوں کو حضرت مسیح موعود کے کپڑے کا تبرک عطا فرمایا۔

بقیہ صفحہ 1

اور اس کا یہ ترجمہ پیش فرمایا کہ جو کوئی مومن ہونے کی حالت میں مناسب حال عمل کرے، مرد ہو یا عورت، ہم ان کو یقیناً پاکیزہ زندگی عطا کریں گے اور ہم ان تمام لوگوں کو ان کے بہترین عمل کے مطابق ان کے تمام اعمال صالحہ کا بدلہ دیں گے حضور انور نے فرمایا اس آیت سے مزید وضاحت ہوگئی، اللہ تعالیٰ نے اپنی تعلیم پر عمل کرنے والوں کو بلاتخصیص اس کے کہ وہ مرد ہیں یا عورت یہ خوشخبری دی ہے کہ اگر تم نیک اعمال بجالا رہے ہو، میرے حکموں کے مطابق چل رہے ہو، تمہارے اعمال ایسے ہیں جو ایک مومن کے ہونے چاہئیں تو خوش ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں پاکیزہ زندگی عطا فرمائے گا۔ تمہاری زندگیاں خوشیوں سے بھر دے گا۔ ظاہر ہے جب تم نیک اور صالح اعمال بجا لا رہے ہو گے تو تمہاری اولادیں بھی نیکی کی طرف قدم مارنے والی ہوں گی، اور تمہارے لئے خوشی کا باعث بنیں گی۔ تمہارے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک ہوں گی، پس ہمارا خدا ایسا خدا نہیں جو ہر وقت اپنی مٹھی بند رکھے، دینے میں بخل سے کام نہیں لیتا بڑا دیالو ہے، لیکن تمہارے بھی کچھ فرائض ہیں، کچھ ذمہ داریاں ہیں ان کو ادا کرو تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بے انتہا بارش تم پر ہوگی۔

عورت بطور معلّمہ

حضور انور نے فرمایا دین نے عورت کو کیا مقام دیا ہے، اس سے کیا توقعات وابستہ رکھی ہیں، اس سلسلے میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا اقتباس پیش کرتا ہوں آپ یاد رکھیں کہ عورت کو ایک عظیم معلّمہ کے طور پر پیش کیا ہے، صرف گھر کی معلّمہ کے طور پر نہیں بلکہ باہر کی معلّمہ کے طور پر بھی، ایک حدیث میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدھا دین عائشہ سے سیکھو اور جہاں تک عائشہ صدیقہؓ کی روایات کا تعلق ہے، وہ تقریباً آدھے دین پر حاوی ہیں، بعض اوقات حضرت عائشہؓ نے علوم دین سے تعلق میں اجتماعات کو خطاب فرمایا اور صحابہ بکثرت آپ کے پاس دین سیکھنے کے لئے آپ کے دروازے پر حاضری دیا کرتے تھے، پردہ کی پابندی کے ساتھ آپ تمام سائلین کے تشفی بخش جواب دیا کرتی تھیں۔ حضور انور نے فرمایا: یہ ہے عورت کے مقام کا حسین تصور جو دین حق نے پیش کیا ہے، جس سے سلجھی ہوئی قابل احترام شخصیت کا تصور ابھرتا ہے، جو جب بیوی ہے تو اپنے خاوند کے گھر کی حفاظت کرنے والی، جب ماں ہے تو ایک ایسی ہستی ہے جس کی آغوش میں بچہ اپنے آپ کو محفوظ ترین سمجھ رہا ہے جس کے پاؤں کے نیچے جنت ہے جب وہ بہو ہے تو بیٹیوں سے زیادہ ساس سسر کی خدمت گزار اور جب ساس ہے تو بیٹیوں سے زیادہ بہوؤں سے محبت کرنے والی، اسی طرح مختلف رشتوں کو گنتے چلے جائیں اور ایک عظیم حسین تصور پیدا کرتے چلے جائیں جو دین کی تعلیم کے بعد عورت اختیار کرتی ہے تو ایسی عورتوں کی باتیں پُر اثر بھی کرتی ہیں اور ماحول میں ان کی چمک بھی نظر آ رہی ہوتی ہے۔

عورت کو جنت کی بشارت

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور تم میں سے ہر ایک کی جواب دہی ہوگی امام نگران ہے اس کی جواب دہی ہوگی، آدمی اپنے گھر والوں پر نگران ہے اس سے جواب طلبی ہوگی، اور عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگران ہے اس سے اس بارے میں جواب طلبی ہوگی۔ اور غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اس سے بھی جوابدہی ہوگی سنو! تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور تم میں سے ہر ایک سے اس کی نگرانی سے متعلق جواب طلب کیا جانے والا ہے حضور انور نے فرمایا اس حدیث میں آیا ہے کہ عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگران ہے، اس کی دیکھ بھال، صفائی، ستھرائی گھر کا حساب کتاب چلانا، خاوند جتنی رقم گھر کے خرچ کے لئے دیتا ہے، اسی میں گھر کو چلانے کی کوشش کرنا ان کے فرائض میں شامل ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ جس عورت نے پانچوں وقت کی نماز پڑھی اور رمضان کے روزے رکھے اور اپنے آپ کو برے کاموں سے بچایا اور اپنے خاوند کی فرمانبرداری کی اور اس کا کہنا مانا، ایسی عورت کو اختیار ہے کہ جنت میں جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔

عورت کے حقوق کی حفاظت

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں عورتوں کے حقوق کی جیسی حفاظت دین حق نے کی ہے ویسی کسی دوسرے مذہب نے قطعاً نہیں کی۔ مختصر الفاظ میں فرما دیا کہ جیسے مردوں کے عورتوں پر حقوق ہیں ویسے ہی عورتوں کے مردوں پر ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم میں سے اچھا وہ ہے جو اپنے اہل کے لئے اچھا ہے۔ تو یہ حسین تعلیم ہے جو دین حق نے عورتوں کے حقوق قائم کرنے کے لئے دی ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود مزید فرماتے ہیں کہ یہ مت سمجھو کہ عورتیں ایسی چیز ہیں جن کو بہت ذلیل اور حقیر قرار دیا جائے، نہیں، نہیں، ہمارے ہادی کامل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خیر کم خیر کم لاھلہ، تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جس کا اپنے اہل کے ساتھ عمدہ سلوک ہو، بیوی کے ساتھ جس کی معاشرت اچھی نہیں وہ نیک کہاں، دوسروں کے ساتھ نیکی اور بھلائی تب کر سکتا ہے جب بیوی کے ساتھ اچھا سلوک کر سکتا ہو اور عمدہ معاشرت رکھتا ہو خاوند عورت کے لئے خدا تعالیٰ کا مظہر ہوتا ہے، حدیث شریف میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اگر اپنے سوا کسی کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے، پس مرد میں جلالی اور جمالی دونوں رنگ موجود ہونے چاہئیں۔ تو یہ عورت کے حقوق ہیں جو دین حق قائم کر رہا ہے، اور آج مغرب کی آزادی کے علمبردار عورت کی آزادی کے نعرے لگاتے ہیں، جس میں آزادی کم اور بے حیائی زیادہ ہے اور بعض لوگ ان کے کھوکھلے نعروں کے جھانسے میں آ کر آزادی کی باتیں کرنی شروع کر دیتے ہیں۔ آزادی تو آج سے چودہ سو سال پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دلوائی تھی۔ مغرب کی اندھی تقلید کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد، مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

دین کی بنیاد پاکیزگی اور نظافت پر رکھی گئی ہے

صفائی ایمان کا حصہ ہے

صفائی کے مختلف پہلو اور ان کی حکمتوں پر ایک نظر

عبدالسمیع خان ایڈیٹر الفضل

قسط دوم آخر

اجتماع گاہوں کی صفائی

ایسی جگہیں جہاں پر لوگ جمع ہوتے ہیں وہاں پر خاص طور پر صفائی کی تلقین ہے اور اس کے برعکس تمام چیزوں سے روکا گیا ہے۔ مثلاً مسجد کے متعلق فرمایا:

خذوازینتکم عند کل مسجد

(اعراف 32)

یعنی سجدہ گاہوں کے قریب زینت کے سامان اختیار کرو۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیاز یا لہسن کھا کر مسجد میں آنے سے منع فرمایا ہے۔ کیونکہ ان کی بو سے دوسروں کو تکلیف ہوتی ہے۔ فرمایا جو شخص پیاز یا لہسن کھائے وہ ہمارے پاس نہ آئے اور ہمارے ساتھ نماز نہ پڑھے۔

(بخاری کتاب الاطعمہ باب مایکرہ من الثوم حدیث نمبر 5031)

اپنے زمانہ خلافت میں ایک بار حضرت عمرؓ نے خطبہ میں کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کوئی شخص یہ چیزیں کھا کر مسجد میں آتا تو آپؐ حکم دیتے کہ اسے مسجد سے نکال کر بقیع میں پہنچا دیا جائے۔

(مسلم کتاب المساجد باب نہی من اکل ثوماً حدیث نمبر 879)

مساجد کی صفائی

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امت مسلمہ کو گھروں اور محلوں میں مساجد تعمیر کرنے اور انہیں صاف ستھرا اور خوشبودار رکھنے کا حکم دیا ہے۔

(ابوداؤد کتاب الصلوۃ باب اتخاذ المساجد فی الدور حدیث نمبر 384)

ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے۔ دیواروں پر تھوک کے دھبے تھے۔ آپؐ نے تمام دھبے اپنے ہاتھ سے مٹائے۔

(بخاری کتاب الصلوۃ باب حک البزاق بالیدمن المسجد حدیث نمبر 391)

ایک بار حضورؐ نے تھوک کا دھبہ دیوار پر دیکھا تو اس قدر غصہ آیا کہ چہرۂ مبارک سرخ ہوگیا۔ ایک انصاری عورت نے دھبے کو مٹایا اور خوشبو لا کر اس جگہ ملی تو بہت خوش ہوئے اور اس عورت کی تعریف فرمائی۔

(نسائی کتاب المساجد باب تخلیق المساجد حدیث 720)

ایک صحابیؓ نے عین نماز میں (جب کہ امام الصلوۃ تھے) تھوک دیا۔ حضورؐ دیکھ رہے تھے فرمایا یہ شخص اب نماز نہ پڑھائے اور اس سے فرمایا کہ تم نے خدا اور اس کے رسول کو اذیت دی۔

(ابوداؤد کتاب الصلوۃ باب کراھیۃ البزاق فی المسجد حدیث نمبر 407)

ایک خاتون ام محجن مسجد نبویؐ کی خدمت کرتی تھیں۔ ایک رات وہ فوت ہوگئیں۔ صحابہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تکلیف کا خیال کر کے آپ کو اطلاع نہ دی اور انہیں دفن کر دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چند دن اسے نہ دیکھا تو صحابہ سے اس کے متعلق دریافت کیا۔ صحابہ نے واقعہ بتایا تو آپ اس کی قبر پر تشریف لے گئے اور اس کے لئے دعا کی۔

(بخاری کتاب الصلوۃ باب کنس المسجد حدیث نمبر 437)

ایک روایت میں ہے کہ حضورؐ نے فرمایا ”میں نے مسجد کی صفائی کی بدولت اس عورت کو جنت میں دیکھا“۔

(الترغیب والترھیب۔ کتاب الصلوۃ باب الترغیب فی تنظیف المساجد)

حضرت عمرؓ بھی اپنے آقا کے اسوہ پر عمل پیرا ہو کر مسجد کو خود ہاتھوں سے صاف کرتے تھے۔ ایک دفعہ آپ مسجد قبا تشریف لائے۔ جھاڑو منگوایا، کمر باندھی اور پھر تمام مسجد میں جھاڑو دیا۔

(حاشیہ الاشباہ للحموی جلد 2ص334)

خوشبو لگائی جائے

مساجد کی صفائی اور نظافت کے متعلق تفصیلی تعلیم دیتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اپنی مساجد اپنے ناسمجھ بچوں، مجانین خرید و فروخت لڑائی جھگڑے اور شور سے محفوظ رکھو۔ مسجد کے دروازوں کے قریب طہارت خانے بناؤ اور جمعہ وغیرہ کے موقع پر مساجد میں خوشبو کی دھونی دیا کرو۔“

(ابن ماجہ کتاب المساجد باب مایکرہ فی المساجد حدیث نمبر 942)

حضرت عمرؓ نے حکم دیا تھا کہ ہر جمعہ کو مسجد نبویؐ میں دوپہر کے وقت خوشبو کی دھونی دی جائے۔ نعیم بن عبداللہ باقاعدگی سے یہ خدمت سرانجام دیتے تھے اس لئے ان کا نام ہی نعیم مجمر (دھونی دینے والا) پڑ گیا۔

(زاد المعاد جلد اول ص104)

جمعہ اور عیدین وغیرہ کے موقع پر لوگ کثرت سے مساجد اور دیگر مقامات پر جمع ہوتے ہیں۔ اس لئے خصوصیت سے حکم دیا کہ جمعہ کے دن ضرور غسل کیا جائے۔ دانت صاف کئے جائیں۔ اچھے کپڑے پہنے جائیں اور خوشبو لگائی جائے۔

(بخاری کتاب الجمعۃ باب فضل الغسل یوم الجمعہ والدھن للجمعہ حدیث نمبر 830 تا 834)

سنت انبیاء

خوشبو کے متعلق تو حضورؐ نے فرمایا:۔

اربع من سنن المرسلین الحیاء والتعطر والسواک والنکاح

(ترمذی کتاب النکاح باب نمبر 1)

یعنی چار چیزیں انبیاء کی سنت میں داخل ہیں۔ حیاء، خوشبو لگانا، مسواک کرنا اور نکاح کرنا۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

”یاد رکھو کہ ظاہری پاکیزگی اندرونی طہارت کو مستلزم ہے۔ اسی لئے لازم ہے کہ کم از کم جمعہ کو غسل کرو اور ہر نماز میں وضو کرو۔ جماعت کھڑی ہو تو خوشبو لگالو عیدین اور جمعہ میں جو خوشبو لگانے کا حکم ہے وہ اسی بناء پر قائم ہے۔ اصل وجہ یہ ہے کہ اجتماع کے وقت عفونت کا اندیشہ ہے۔ پس غسل کرنے اور صاف کپڑے پہننے اور خوشبو لگانے سے سمیّت اور عفونت سے روک ہوگی۔

(الانذار ص 8,7)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو کو بہت پسند فرماتے تھے۔ آپ نے دنیا میں سے اپنی پسندیدہ ترین چیزوں میں سے ایک خوشبو کو قرار دیا ہے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 3ص128)

کوئی بھی خوشبو کی چیز تحفتاً بھیجتا تو کبھی رد نہ فرماتے۔ ایک خاص قسم کی خوشبو یا عطر جسے سکہ کہتے ہیں۔ ہمیشہ آپ کے زیر استعمال رہتا۔

آپؐ فرماتے تھے کہ مرد وہ خوشبو لگائیں جو زیادہ پھیلے اور رنگ نظر نہ آئے اور عورتیں ایسی خوشبو استعمال کریں جس کی خوشبو زیادہ نہ پھیلے اور رنگ نظر آئے۔

(شمائل الترمذی باب تعطر رسول اللّٰہ)

اس ہدایت سے خوشبو کے مقاصد بھی پورے ہوتے رہتے ہیں اور عورتوں کے پردہ اور عصمت کا قیام بھی خطرہ میں نہیں پڑتا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں کبھی کبھی خوشبو کی انگیٹھیاں جلائی جاتیں جن میں اگر اور کبھی کبھی کافور ہوتا تھا مشک اور عنبر کا استعمال بھی فرماتے۔

(نسائی کتاب الزینۃ باب العنبر وباب البخور حدیث نمبر 5045,5027)

حضرت مسیح موعود بھی بہت کثرت کے ساتھ خوشبو استعمال کرتے تھے۔ جس جگہ جمعہ کے دن حضور نماز میں سجدہ کرتے تھے وہاں سے بعد میں کئی کئی دن تک خوشبو آتی رہتی تھی۔

(سیرۃ المہدی جلد 2ص20)

تفصیلی تعلیم

طہارت کی پابندی اور صفائی کا خیال دلوں میں پیدا کرنے کیلئے دین نے بہت گہرائی میں جا کر مختلف طریقے سکھائے ہیں مثلاً:۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص سو کر اٹھے تو جب تک تین بار ہاتھ نہ دھولے اس کو پانی کے برتن میں ہاتھ نہیں ڈالنا چاہئے۔ کیونکہ معلوم نہیں سوتے وقت اس کا ہاتھ کہاں کہاں پڑا ہے۔

(ترمذی کتاب الطہارہ باب اذا استیقظ احدکم حدیث نمبر 24)

☆ سونے سے قبل ہاتھوں اور منہ سے چکنائی وغیرہ کو دور کیا جاوے۔ ورنہ مختلف کیڑوں اور پتنگوں وغیرہ کی طرف سے نقصان پہنچنے کا احتمال ہے۔

(ترمذی کتاب الاطعمہ باب فی کراہیۃ البیتوتۃ حدیث نمبر 1282)

☆ اس زمانہ میں باقاعدہ غسل خانے نہیں تھے۔ آپ پیشاب کے لئے دور چلے جاتے اور نرم زمین تلاش کرتے۔

(ترمذی کتاب الطہارۃ باب اذا ارادالحاجۃ حدیث نمبر 20)

کیونکہ پیشاب نرم زمین میں جلد جذب ہو جائے گا اور چھینٹے بھی نہیں اڑیں گے۔ اسی حکمت کی وجہ سے نہانے کی جگہ پر پیشاب کرنے سے روکا گیا ہے۔

(ترمذی کتاب الطہارۃ باب کراہیۃ البول فی المغتسل حدیث نمبر 21)

خصوصاً جب کہ اس کی زمین کچی ہو کیونکہ جگہ کی

گندگی اور ناپاکی سے پانی کے چھینٹے گندے اور ناپاک ہو کر اڑیں گے اور بدن کو ناپاک کریں گے یا ناپاک ہونے کا وسوسہ دل میں پیدا کریں گے۔

☆عربوں میں پیشاب کے بعد استنجاء کرنے یا پیشاب سے کپڑوں کو بچانے کا مطلق دستور نہ تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے بہت تلقین فرمائی۔ ایک دفعہ راستہ چلتے دو قبریں نظر آئیں تو فرمایا ان میں سے ایک پر صرف اس لئے عذاب نازل ہو رہا ہے کہ وہ اپنے کپڑوں کو پیشاب سے محفوظ نہیں رکھتا تھا۔

(ترمذی کتاب الطہارۃ باب التشدید فی البول حدیث نمبر 65)

☆عربوں کا [illegible] تھا اور آج بھی کم تعلیم یافتہ علاقوں میں یہ عادت عام پائی جاتی ہے کہ رستہ میں بول و براز کر لیتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کو نہایت ناپسند فرماتے اور اس سے منع کرتے۔ احادیث میں کثرت سے روایات موجود ہیں کہ آپؐ نے ان لوگوں پر لعنت کی ہے جو رستے میں یا درختوں کے سائے میں بول و براز کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا ہے کہ قضائے حاجت کے لئے انسان رستے سے دور چلا جائے تا کہ مسافروں کو تکلیف نہ ہو۔ نیز فرمایا کہ درختوں کے سائے میں بھی قضائے حاجت نہ کی جائے کیونکہ ان کے نیچے لوگ آرام کرتے ہیں۔

(ابوداؤد کتاب الطہارۃ باب المواضع التی نہی النبی عن البول فیہا حدیث نمبر 23)

☆ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کیا جاوے کیونکہ وہ ناقابل استعمال ہو جاتا ہے۔

(بخاری کتاب الوضوء، باب البول فی الماء الدائم حدیث نمبر 231)

گھروں کی صفائی

اپنی ذاتی صفائی کے بعد گھروں کی صفائی اور نظافت کا درجہ آتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نظفوا افنیتکم کہ اپنے صحنوں کو صاف ستھرا رکھو۔

(ترمذی کتاب الادب باب فی النظافۃ حدیث نمبر 2723)

حضرت مسیح موعود کو صفائی کا بہت خیال ہوتا تھا خصوصاً طاعون کے ایام میں اتنا خیال رہتا تھا کہ فینائل لوٹے میں حل کر کے خود اپنے ہاتھ سے گھر کے پاخانوں اور نالیوں میں جا کر ڈالتے تھے۔

بعض اوقات گھر میں ایندھن کا بڑا ڈھیر لگوا کر آگ بھی جلوایا کرتے تھے تا کہ ضرر رساں جراثیم مر جائیں اور آپ نے ایک بہت بڑی آہنی انگیٹھی بھی منگوائی ہوئی تھی جسے کوئلے ڈال کر اور گندھک وغیرہ رکھ کر کمروں کے اندر جلایا جاتا تھا اور اس وقت دروازے بند کر دیئے جاتے تھے۔

(سیرۃ المہدی جلد 2 ص59)

آپ فرماتے ہیں:-

''جو لوگ اپنے گھروں کو خوب صاف رکھتے ہیں اور اپنی بدرروؤں کو گندا نہیں ہونے دیتے اور اپنے کپڑوں کو دھوتے رہتے ہیں۔ اور خلال کرتے اور مسواک کرتے اور بدن پاک رکھتے ہیں وہ اکثر خطرناک وبائی بیماریوں سے بچے رہتے ہیں۔''

(ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد 14 ص337)

راستوں کی صفائی

راستوں کی صفائی اور راستوں سے تکلیف دہ چیزوں کو ہٹانے کا شریعت میں بڑا ثواب بیان کیا گیا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ ایمان کا ایک شعبہ راستوں سے ضرر رساں اشیاء کو دور کرنا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ایک آدمی راستے پر جا رہا تھا کہ اس نے ایک کانٹے دار شاخ سڑک پر پڑی ہوئی دیکھی تو اس نے کہا کہ میں مسافروں کی خاطر یہ چیز راستے سے ہٹا دیتا ہوں اور وہ شاخ ہٹا دی۔ حضورؐ نے فرمایا کہ صرف اس نیک عمل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اسے جنت میں داخل کر دیا۔ ایک اور آدمی کے بارے میں آیا ہے کہ اس کو ایک تکلیف دینے والا درخت راستے سے کاٹ دینے کی وجہ سے جنت عطا کر دی گئی۔

(مسلم کتاب البر والصلۃ باب فضل ازالۃ الاذیٰ عن الطریق حدیث نمبر 4743)

حضرت ابوبرزہ اسلمیؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ حضور اگر آپ فوت ہو جائیں اور میں باقی رہ جاؤں تو مجھے کوئی ایسی نصیحت فرمائیں جس پر میں کاربند ہو جاؤں تو حضورؐ نے جو نصائح فرمائیں ان میں سے ایک یہ تھی کہ راستوں سے تکلیف دہ چیزوں کو ہٹاتے رہنا۔

(مسلم کتاب البر والصلۃ باب فضل ازالۃ الاذیٰ عن الطریق حدیث نمبر 4748)

وقار عمل کا نظام

راستوں اور عوامی مقامات کی صفائی کو یقینی بنانے اور مستقلاً جاری رکھنے کے لئے جماعت احمدیہ میں وقار عمل کا نظام قائم کیا گیا ہے۔ جس کے تحت ہر عمر کے مرد اپنی اپنی تنظیموں کے تحت اجتماعی صفائی کرتے ہیں وقار عمل سے یہ فائدہ بھی پہنچتا ہے کہ چھوٹے سے چھوٹے کام کو بھی حقارت کی نظر سے دیکھنے کا رجحان ختم ہو جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت مصلح موعود نے بہت تفصیلی احکام دیئے ہیں۔ ایک جگہ فرماتے ہیں۔

''لوگ گلیوں میں گند نہ پھینکیں اور اگر کوئی پھینکے تو سب مل کر اسے اٹھائیں۔ محنت سے صفائی کی حالت اچھی ہو سکتی ہے۔ ہر محلہ کے ممبر ذمہ دار سمجھے جائیں اس محلہ کی صفائی کے۔ پہلے لوگوں کو منع کرو اور سمجھاؤ کہ گلی میں گندگی نہ پھینکیں اور اگر وہ پھر بھی باز نہ آئیں تو پھر خود جا کر اٹھائیں جب وہ خود اٹھائیں گے تو پھینکنے والوں کو بھی شرم آئے گی اور جب عورتیں دیکھیں گی کہ وہ جو گندگی گلی میں پھینکتی ہیں وہ ان کے باپ یا بھائی یا بیٹے کو اٹھانی پڑتی ہے تو وہ سمجھیں گی کہ یہ برا کام ہے اور وہ اس سے باز رہیں گی۔

(مشعل راہ ص153)

حکومت کے فرائض

راستوں کی صفائی کا ایک حصہ حکومت سے بھی تعلق رکھتا ہے۔ اور اس میں یہ بات بھی شامل ہے کہ راستے اور سڑکیں چوڑی بنائی جائیں کیونکہ گلیاں جتنی تنگ ہوں گی اتنی ہی زیادہ گندگی اور غلاظت پھیلنے کا امکان ہوتا ہے۔

ابتدائی زمانہ اسلام میں جب کہ گاڑیاں نہیں تھیں صرف پیدل لوگ چلتے تھے یہ حکم تھا کہ راستے کم از کم بیس فٹ چوڑے بنائیں مگر یہ ایک اصول بتایا گیا ہے کہ راستے چوڑے رکھوانے چاہئیں۔ اس زمانے میں چونکہ گاڑیاں اور موٹریں کثرت سے چلتی ہیں اس لئے اسی نسبت سے راستوں کو زیادہ چوڑا رکھوانا ضروری ہو گا۔ (احمدیت ...ص212)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''ایک فرض حکومت کا حفظان صحت کا خیال ہے۔ چنانچہ راستوں اور پبلک جگہوں وغیرہ کی صفائی کے متعلق قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ رسول کریمؐ کو حکم دیتا ہے کہ ''والرجز فاهجر'' علاوہ قلبی اور جسمانی صفائی کا خیال رکھنے کے گندگی اور غلاظت کو عام طور پر دور کرو۔ یعنی (۔) حکومت کا فرض ہے کہ پبلک صفائی کا خیال رکھے۔ رسول اکرمؐ ہمیشہ صحابہؓ کو مقرر فرماتے تھے وہ آوارہ کتوں کو مار دیں تا کہ ان کے جنون کی وجہ سے لوگوں کو نقصان نہ پہنچے۔

(احمدیت.................. ص211)

دینی تعلیم کی سادگی اور بے تکلفی

ایک عورت نے دریافت کیا کہ میرا دامن لمبا ہوتا ہے اور مجھے گندے راستے سے آنا پڑتا ہے یعنی ممکن ہے زمین پر گھسٹنے کی وجہ سے دامن پر نجاست لگ جاتی ہو۔ حضورؐ نے فرمایا کہ اس کے بعد کی زمین اس کو پاک کر دیتی ہے۔

(ترمذی کتاب الطہارۃ باب الوضوء من الموطا حدیث نمبر 133)

یعنی اس کے بعد جو خشک اور پاک زمین آتی ہے وہ اس نجاست کو زائل کر دیتی ہے۔ دین نے اس باب میں سب سے زیادہ آسانی یہ پیدا کی ہے کہ تیمم کو غسل اور وضو کے قائم مقام کر دیا ہے اور یہ واقعتاً بڑی سہولت ہے۔

غیروں کی شہادت

دینی نظام طہارت اتنا عمدہ اور جامع ہے کہ غیر بھی اس کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ ایک جرمن جو انکم بو الف لکھتا ہے۔

''قرآن مجید احکام حفظ صحت کے لحاظ سے بھی تمام کتب سماوی میں ممتاز ہے۔ قرآن نے ظاہری صفائی طہارت اور پاکیزگی کی وہ تعلیم دی ہے کہ اگر اس پر عمل کیا جائے تو سب کے سب امراض کے جراثیم ختم ہو جائیں۔''

(سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر جلد 3 ص370 تا 377)

برما کے مسٹر آئی آسنہا ایم۔ اے میمیو لکھتے ہیں:-

''اسلام کا دنیا کو سب سے بڑا تحفہ ایک خدا کی پرستش ہے۔ اسلام خدا کو ایک ذات اور لاشریک مانتا ہے۔ پانچ وقت کی نماز پڑھنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ اسلام پاک و صاف کپڑوں اور پاک جسم کے ساتھ عبادت کرنے کا حکم دیتا ہے۔ بغیر وضو کے نماز جائز نہیں۔ ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ آنکھ اور ناک کے بہت سے امراض ان کو نجس اور ناپاک رکھنے کی وجہ سے ہوتے ہیں جسم کے لئے ایک دفعہ غسل کافی نہیں۔ چند گھنٹوں کے بعد وبائی امراض کے جراثیم ہمارے بدن پر آبیٹھتے ہیں خاص کر ان حصوں میں جو کپڑوں سے باہر رہتے ہیں۔ وضو ان اعضاء کو پاک و صاف کر دیتا ہے۔ رمضان کے روزے رکھنے سے روحانی اور جسمانی فوائد دونوں حاصل ہوتے ہیں۔ بہت سے ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ بہت سی بیماریاں جسم کے اندر ایک قسم کے زہر کے جمع ہونے سے ہوتی ہیں۔ ڈاکٹر ہدایت کرتے ہیں کہ ہر بیماری تین سے لے کر سات دن تک فاقہ کرنے سے اچھی ہو جاتی ہے۔ اس حکمت کا نام ہماری طب میں نیچرل پیتھی یا قدرتی علاج ہے۔ اسلام نے اس علاج کو مذہب کا جزو بنا دیا ہے۔

(عرض الانوار ص232)

دعا کی تعلیم

اسلام نے ظاہری صفائی کے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالنے کے بعد دعا سے مدد لینے کا حکم دیا ہے اور انسان کو ظاہری صفائی سے باطنی صفائی کی طرف متوجہ کیا ہے مثلاً قضائے حاجت سے پہلے یہ دعا سکھائی گئی ہے:-

اللّٰھم انی اعوذبک من الخبث والخبائث''

(بخاری کتاب الوضوء، باب مایقول عند الخلاء، حدیث نمبر 139)

یعنی ''اے اللہ میں تجھ سے تمام ظاہری اور باطنی گندگیوں سے پناہ میں لینے کی درخواست کرتا ہوا'' اور قضائے حاجت کے بعد یہ دعا سکھائی۔

اللّٰھم غفرانک

(ترمذی کتاب الطہارۃ باب مایقول اذاخرج من الخلاء، حدیث نمبر 7)

باقی صفحہ 6 پر

مکرم محمود مجیب اصغر صاحب امیر ضلع اٹک

ضلع اٹک کے رفقاء حضرت مسیح موعود کا تذکرہ

روزنامہ الفضل ربوہ کے 14 اکتوبر 2002ء کے شمارے میں خاکسار نے ضلع اٹک کے رفقاء مسیح موعود کا ذکر کیا تھا اس کے بعد اس سرزمین پر بعض اور رفقاء مسیح موعود کا علم ہوا۔ اس لئے میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اس مختصر سے مضمون میں ان کا ذکر کروں۔

اٹک (سابق کیمبل پور Campbel Pur) پہلے ضلع راولپنڈی میں شامل تھا بلکہ راولپنڈی کی ایک تحصیل تھی اس لئے (رفقاء) احمد جلد ہفتم میں حضرت ماسٹر سردار عبدالرحمٰن صاحب سابق مہر سنگھ کے ذکر میں جہاں حضرت ملک نور خان صاحب کی بیعت کا ذکر ہے وہاں راولپنڈی کا حوالہ دیا گیا ہے حالانکہ حضرت ماسٹر صاحب اٹک سے ملحق گاؤں سروالا میں ملازم ہوئے تھے اور اسی گاؤں کا لڑکا ملک نور خان آپ کا شاگرد تھا جو حضرت مولانا نورالدین صاحب کے مشورہ پر حضرت ماسٹر صاحب نے قادیان بھجوایا جہاں انہوں نے 1899ء کے شروع میں حضرت مسیح موعود کی بیعت کی اور رفقاء میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کی۔ چونکہ اس وقت یہ علاقہ ضلع راولپنڈی میں تھا۔ اس لئے راولپنڈی کا ذکر کیا گیا ہے۔ جو موجودہ ضلع اٹک ہے۔

حضرت ملک نور خان صاحب

آپ سروالا تحصیل اٹک کے رہنے والے تھے آپ کی بیعت 1899ء شروع کی ہے۔ اس وقت آپ نوعمر بچے تھے کوئی دس بارہ سال کے ہوں گے۔ آپ کے ایک فرزند ارجمند ملک مبارک احمد صاحب اور خاندان کے دیگر افراد اٹک میں بود و باش رکھتے ہیں۔

حضرت ملک نور خان صاحب کے حالات زندگی مختصر طور پر میرے پہلے مضمون میں گزر چکے ہیں۔ آپ کی وفات 7 نومبر 1977ء کو ہوئی۔ اور آپ کی قبر اٹک کے مضافات میں سروالا گاؤں کے قبرستان میں ہی ہے۔

حضرت میاں جان محمد صاحب

آپ کے کوائف آپ کے پوتے مکرم قریشی محمد خورشید صاحب سیکرٹری مال وتحریک جدید ضلع اٹک نے فراہم کئے ہیں۔

آپ کی ولادت 1877ء کی ہے۔ آپ دریائے سندھ کے کنارے اٹک گاؤں میں پیدا ہوئے جس کا نام اب اٹک خورد ہے (ضلعی ہیڈ کوارٹر کیمبل پور) کا نام اسی گاؤں کے نام پر اٹک رکھا گیا تھا۔ آپ کی بیعت بھی 1899ء کی ہے اور آپ کی بیعت کے محرک بھی حضرت ماسٹر سردار عبدالرحمٰن صاحب (سابق مہر سنگھ) ہی بتائے جاتے ہیں۔ بیعت کے وقت حضرت میاں جان محمد صاحب کی عمر 22 سال کی تھی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود کی دستی بیعت کے بعد اپنے خاندان اور علاقہ میں احمدیت کی شمع کو روشن کیا آپ نے علاقائی روایات کے مطابق پولیس کے محکمہ میں ملازمت اختیار کی اور 1932ء میں ریٹائر ہوئے اس وقت آپ کی عمر 55 سال کی تھی آپ 1932ء میں کیمبل پور کے امیر جماعت اور سیکرٹری مال مقرر ہوئے اور پندرہ سال تک اس خدمت پر مامور رہے۔ 5 جولائی 1953ء کو آپ کی وفات ہوئی۔ آپ کی تدفین اٹک شہر کے قدیمی قبرستان کے جنوب مغربی حصہ میں ہوئی۔

آپ کی وفات پر 17 جولائی 1953ء کے اخبار ''المصلح'' میں مندرجہ ذیل خبر شائع ہوئی۔

''مورخہ 5 جولائی 1953ء بروز اتوار صبح میاں جان محمد صاحب پنشنر سب انسپکٹر پولیس عمر 76 سال گرمی کی شدت کی تاب نہ لا کر اپنے مولا سے حقیقی سے جا ملے۔ مرحوم رفیق حضرت مسیح موعود تھے۔ شمع دعوت الی اللہ کے پروانے تھے۔ آپ نہایت ہی متقی، پرہیزگار، تہجد گزار، پرجوش اور مخلص احمدی تھے۔ آپ 1932ء میں ریٹائر ہوئے اور 1947ء تک یعنی پندرہ سال امیر اور سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کیمبلپور کے اہم عہدوں کو نہایت تندہی اور خوش اسلوبی سے سنبھالے رکھا۔ آپ کی ذاتی لائبریری میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تقریباً جملہ کتب اور اخبار الفضل کے فائل موجود ہیں جن سے جماعت اور پبلک مستفیض ہوتی رہی ہے۔ تمام جماعتوں سے استدعا ہے کہ مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں اور بلندی درجات کے لئے دعا کریں'' (شیخ محمد صدیق امیر جماعت ہائے احمدیہ کیمبل پور) آپ کی کئی روایات بھی رجسٹر روایات میں درج ہیں۔ آپ کے ایک اور مخلص پوتے محترم قریشی محمد سعید صاحب ہیں جن کی رہائش بھی اٹک میں ہے۔ دارالصدر جنوبی ربوہ میں مریم میڈیکل سنٹر کا الٹراساؤنڈ کلینک قریشی محمد سعید صاحب کی بیٹی کا ہے۔

حضرت ملک نواب خان صاحب

آپ کی پیدائش تقریباً 1860ء کی ہے آپ نے اپنے حالات خود رجسٹر روایات میں قلمبند کروائے تھے۔ ملاحظہ فرمائیں رجسٹر روایات جلد 3 صفحہ 23 تا صفحہ 35۔ آپ کم از کم تین بار پیدل قادیان تشریف لے گئے تھے آپ کا مزار پیرانہ گاؤں تحصیل پنڈی گھیپ ضلع اٹک میں ہے جہاں آپ کی نسل میں سے مکرم علی شان ناصر صاحب صدر جماعت پیرانہ ہیں جنہوں نے آپ کے حالات فراہم کئے ہیں۔

حضرت ڈاکٹر گوہر دین صاحب

آپ کا تعلق بھی اسی علاقے سے تھا پہلے مضمون میں آپ کا عدم علم کی وجہ سے ذکر نہیں ہو سکا۔ آپ کے بارہ میں مندرجہ ذیل کوائف مکرم ملک سلطان رشید صاحب (سابق امیر ضلع اٹک) نے فراہم کئے ہیں جو ان کی ہی زبان میں من وعن پیش ہیں۔

''حضرت ڈاکٹر گوہر دین صاحب اور ان کے بڑے بھائی (نام مجھے یاد نہیں) کا تعلق موضع نکودر تحصیل فتح جنگ ضلع اٹک سے تھا۔ بڑے بھائی وہاں مسجد میں امام تھے۔

حضرت مسیح موعود کا پیغام وہاں بھی کسی طرح پہنچا۔ آپ ایمان لے آئے۔ اور اعلان کر دیا کہ میں نے حق کو قبول کر لیا ہے۔ دونوں بھائیوں پر تشدد کر کے گاؤں سے نکال دیا گیا۔ دونوں بھائی ہجرت کر کے قادیان پہنچ گئے۔ میری والدہ مرحومہ (بنت حضرت چوہدری فتح محمد سیال صاحب) بیان کرتی تھیں کہ میں نے چارپائیاں بنتے انہیں خود دیکھا ہے۔ اس کا تھوڑا بہت کچھ معاوضہ مل جاتا تھا۔ چھوٹے بھائی نے تعلیم حاصل کی۔ لاہور میڈیکل سکول میں داخل ہوئے۔ وہاں پڑھ رہے تھے کہ ٹی بی ہو گئی جو ان دنوں لاعلاج مرض تھا۔ ڈاکٹروں نے مشورہ دیا کہ پڑھائی چھوڑ کر گھر چلے جاؤ۔ تمہارا زیادہ وقت اب باقی نہیں رہا۔ آپ نے حضرت مسیح موعود کو خط لکھا۔ جو خط جواب میں حضور کی طرف سے آیا اس کو دیکھنے کی سعادت اس عاجز (ملک سلطان رشید) کو نصیب ہوئی چونکہ اس بات پر تقریباً چالیس سال گزر چکے ہیں۔ الفاظ ٹھیک یاد نہیں رہے لیکن جو کچھ یاد ہے وہ اس سے کچھ ملتا جلتا تھا کہ ''پڑھائی نہیں چھوڑنی۔ میں نے دعا کی ہے۔ تم لمبی عمر پاؤ گے''۔ جب میں نے وہ خط دیکھا اس وقت ان کی عمر یقیناً 80 برس سے تجاوز کر چکی تھی۔ ان کی پہلی شادی اپنے خاندان میں ہوئی۔ ان سے ایک بیٹے کرنل نوردین صاحب مرحوم تھے۔ سروس کے دوران مختلف شہروں میں تعینات رہے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد کراچی اپنا پرائیویٹ کلینک کھول لیا۔ وفات راولپنڈی میں ہوئی۔ اسلام آباد کے قبرستان میں دفن ہوئے۔

حضرت ڈاکٹر گوہر دین صاحب کی دوسری شادی میری والدہ مرحومہ کی خالہ محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ سے ہوئی جو کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی نواسی تھیں۔ ان سے تین بیٹے ہوئے۔ محترم صلاح الدین صاحب مرحوم۔ محترم ظہیرالدین صاحب اور جلال الدین اکبر صاحب مرحوم۔ محترم ظہیرالدین صاحب حیات ہیں اور لاہور میں رہتے ہیں۔

حضرت ڈاکٹر گوہر دین صاحب سروس کے دوران کافی عرصہ برما میں قیام پذیر رہے کیونکہ اس وقت وہ بھی انگریزوں کے زیر تسلط تھا۔ ریٹائرمنٹ کے بعد کچھ عرصہ تمن ضلع چکوال کی سرکاری ڈسپنسری کے انچارج رہے جو ان دنوں اٹک میں ہی شامل تھا۔ اس کے بعد یونین کونسل کوٹ فتح خان ضلع اٹک کی ڈسپنسری کے انچارج رہے۔ میرے والد صاحب مرحوم (محترم کرنل ملک سلطان محمد خان صاحب سابق صدر کوٹ فتح خان و امیر ضلع اٹک۔ ناقل) کی وفات جو کہ 1963ء میں ہوئی کے تین سال تک جماعت کوٹ فتح خان کے صدر رہے۔ آپ کی وفات نومبر 1966ء میں ہوئی۔ جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے پڑھایا۔ بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں۔

عام لوگوں کے ساتھ بہت شفقت کا سلوک تھا۔ اکثر علاج بلا معاوضہ ہی کرتے تھے۔ میرے علم میں ہے کہ آخری عمر میں بچوں کا اصرار تھا کہ آپ اب آرام کریں اور ہمیں خدمت کا موقعہ دیں لیکن انہوں نے ہمیشہ ہی جواب دیا کہ جب تک میں خود کام کر سکتا ہوں اس وقت تک معمول یہی رہے گا۔ ہم پر بے حد شفقت فرماتے تھے جس میں میرے والد صاحب کی وفات کے بعد اور بھی اضافہ ہو گیا۔ ہر وقت مسکراتے رہنا ان کی ایک خاص عادت تھی۔ ہر بات میں کوئی اچھا پہلو ہی نکال لیتے۔ میری عادت شروع سے کچھ سر کو نیچا رکھنے کی ہے۔ ایک دفعہ شام کی سیر کے وقت والد صاحب نے فرمایا کہ رشید سر کو کچھ تو سیدھا کر کے چلا کرو۔ اس پر فرمایا کہ نہیں نہیں۔ مجھے تو اس کا آنکھوں کو جھکا کر چلنا بے حد بھلا لگتا ہے۔

جس رات وفات ہوئی جو دوست تیمارداری کے لئے پاس تھے انہوں نے جسم دبانے کے لئے ہاتھ رکھا تو اپنے ہاتھ سے ان کا ہاتھ پرے کرتے ہوئے فرمایا بس اب رہنے دیں۔ جانے کا وقت آ گیا ہے۔''

موجب برکت

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

قرآن اور حدیث سے ثابت ہے کہ مومن کی ہر چیز بابرکت ہو جاتی ہے جہاں وہ بیٹھتا ہے وہ جگہ دوسروں کے لئے موجب برکت ہوتی ہے اس کا پس خوردہ اوروں کے لئے شفا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 31)

ڈاکٹر محمد اسحاق صاحب بقاپوری

مکرمہ رقیہ بیگم صاحبہ بقاپوری کا ذکر خیر

مورخہ 28/اکتوبر 1922ء بروز ہفتہ قادیان میں حضرت مولانا شیر علی صاحب کے گھر میں ان کی بڑی بیٹی خدیجہ زینب کے ہاں لڑکی تولد ہوئی۔ حضرت مولانا صاحب کی اولاد میں یہ پہلا بچہ تھا اس لئے خوشی دیدنی تھی۔ اس بچی سے قدرتی طور پر حضرت مولانا صاحب کو شدید محبت تھی۔ اس بچی کا نام رقیہ بیگم رکھا گیا۔

بچپن سے ہی یہ بچی بہت ذہین تھی۔ 13/14 سال کی عمر میں رقیہ بیگم کو ٹائیفائیڈ بخار نے آ لیا جس سے گھر بھر میں تشویش پھیل گئی۔ حضرت مولانا شیر علی صاحب تو بہت ہی پریشان ہو گئے کہ ہر ایک کو جو رستہ میں ملتا تھا اس بچی کی صحت کے لئے دعا کے لئے کہتے۔ ایک دن حضرت مولانا شیر علی صاحب حضرت والد صاحب مولانا بقاپوری صاحب کے گھر تشریف لے گئے اور فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مولوی بقاپوری سے دعا کراؤ۔ حضرت مولانا بقاپوری صاحب فوراً ہمراہ چل دئے اور رقیہ بیگم کی چارپائی کے پاس بیٹھ کر دعا کی۔

حضرت مولانا شیر علی صاحب کے خاندان میں خدیجہ زینب بڑی ہونے کی وجہ سے آپا کہلاتی تھیں۔ اس طرح خاندان میں ایک آپا ہونے کی وجہ سے رقیہ چھوٹی آپا کہلانے لگی۔ اور یہ خطاب پھر خاندان میں مستقل ہو گیا۔ جب اس رقیہ کی مجھ سے شادی ہوئی تو میں اپنے خاندان میں چھوٹے بھائی کے خطاب سے پکارا جاتا تھا۔

جب میں آٹھویں جماعت کا طالب علم تھا تو ایک رات تہجد کی نماز میں میں نے خوب رو رو کر اللہ میاں سے التجائیں کیں کہ اے اللہ مجھے بہت نیک بیوی عنایت فرمانا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے بذریعہ خواب اطلاع ملی کہ تیری بیوی کا نام رقیہ بیگم ہے۔ پھر انہی دنوں میں مجھے حضرت مولانا شیر علی صاحب خواب میں ملے اور مجھے کسی سوال کا جواب سمجھایا اور ساتھ ہی کچھ کھانے پینے کو دیا جو کہ میں نے کھایا پیا۔

رقیہ بیگم نے بی ۔ بی ٹی تعلیم لاہور سے مکمل کی اور قادیان میں [illegible] ہائی سکول اور ربوہ میں لڑکیوں کے سکول میں [illegible] ماتی رہی۔ کالج میں بھی دوران تعلیم پردہ کی سختی سے پابند تھی اور انعامات کی وصولی کے وقت بھی برقعہ پہنے ہوئے ہوتی۔ اس چیز کا اس کے استادوں اور استانیوں پر گہرا اثر تھا اور کالجوں میں اس کی بہت عزت کی جاتی اور احترام کیا جاتا تھا۔

جب ملکی تقسیم ہوئی تو رقیہ بیگم اپنے نانا حضرت مولانا شیر علی صاحب کے ہمراہ اگست 1947ء میں لاہور آ گئیں اور حضرت مولانا صاحب کے ہمراہ احمدیہ ہوسٹل واقع ڈیوس روڈ لاہور میں مقیم ہوئیں۔ حضرت مولانا صاحب کی بیماری کے دوران ہمہ تن ان کی خدمت میں مشغول رہیں اور جب حضرت مولانا صاحب میو ہسپتال میں پیشاب کی بندش کی وجہ سے داخل ہوئے تو رقیہ بیگم اپنے نانا کے کمرہ میں ہی براجمان رہیں اور آخر وقت تک ان کی تیمارداری میں مگن رہیں۔ مولانا شیر علی صاحب کی وفات 13/نومبر 1947ء کو ہوئی۔ رقیہ بیگم مجھے بتایا کرتی تھیں کہ نانا کی وفات کے بعد یہ لوگ جیل روڈ کے نزدیک نہر کے کنارے ایک مکان میں رہائش پذیر ہوئے جہاں سے ایک شخص نے دھوکے سے ان کو نکال دیا اور یہ لوگ C-118 ماڈل ٹاؤن میں منتقل ہو گئے۔ اسی جگہ قیام کے دوران رقیہ بیگم نے بی ٹی پاس کیا۔

اکتوبر 1949ء میں میرا اور رقیہ بیگم کا نکاح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ربوہ میں پڑھا اور اس کے ایک سال بعد یعنی 28/اکتوبر 1950ء کو ربوہ میں رخصتی عمل میں آئی اور رقیہ 102 ڈی ماڈل ٹاؤن لاہور میں آ گئی۔ اتفاق ہے کہ میرا ایک جڑواں بھائی ہے۔ ہماری شادیوں میں تقریباً دس سال کا فاصلہ ہے مگر ہم دونوں کی بیویوں کی تاریخ پیدائش ایک ہی ہے۔ یعنی 28/اکتوبر 1922ء۔

میں نے اپنی زندگی میں رقیہ بیگم کو دینی کاموں میں بہت فعال دیکھا۔ نہایت عبادت گذار اور نیک خاتون تھی جب سے ہماری شادی ہوئی ہم گھر میں اکٹھے ہی نماز پڑھتے۔ تہجد کے لئے ایک دوسرے کو جگاتے بچے ہوئے تو وہ بھی ہمارے ساتھ ہی نماز پڑھنے کے لئے آ جاتے۔ اس طرح ہمارے سب بچے بچپن سے ہی نمازی ہیں۔ ہم دونوں نماز تہجد کے علاوہ نماز اشراق کے بھی پابند رہے ہیں۔ بچوں کی پڑھائی میں رقیہ ان کی ہمہ وقت مدد کرتی تھیں۔ اور اپنی تعلیم کا ان کو وافر فائدہ پہنچاتی تھیں۔ میری اطاعت اور خدمت میں خوش ہوتی تھیں۔ جہاں بھی رہیں ہمسایوں سے حسن سلوک میں یکتا تھیں۔ جس کی وجہ سے وہ ہر جگہ عزت کی نگاہ سے دیکھی جاتی تھیں۔ غریبوں کی مدد کرنے والی ہستی تھی۔ امانت دار تھی لوگ اپنی امانتیں اس کے پاس بخوشی رکھتے اور وہ ان کو حفاظت سے رکھ کر واپس کرتیں۔

قرآن مجید کی دلدادہ تھیں کئی سورتیں زبانی یاد کر لی تھیں اور میرے ساتھ ان کا ورد کرتی رہتی تھیں۔ جس جگہ رہیں بچوں اور بڑوں کو قرآن مجید کا پڑھانا (ناظرہ اور باترجمہ) ان کا وطیرہ رہا۔ احمدی غیر احمدی کا کوئی فرق نہ تھا۔ ان کے شاگردوں کی تعداد سینکڑوں تک پہنچتی ہے۔ غریبوں کی شادیوں میں کھلے دل سے مدد کرتیں۔ اور خوش ہوتیں اور ہم حیران ہوتے کہ کیسے اللہ تعالیٰ ان کا خرچ پورا کر دیتا۔ کہا کرتیں کہ ہم تو اسی کے بھروسے کام شروع کرا دیتے ہیں پھر وہی ہمارا کفیل ہو جاتا ہے۔

حیادار، شرمیلی، پردہ کی سخت پابند۔ دھیمی آواز میں بات سمجھانے والی، صبر شکر کرنے والی، نہایت پاکباز بیوی میرے والدین کی کھلے دل سے خدمت کرنے والی کہ وہ دیگر بہوؤں کی نسبت میرے ہاں رہنے کو ترجیح دیتے۔ والدہ صاحب مرحومہ تو اپنے آخری سالوں میں مستقل میرے ہاں ہی قیام پذیر رہیں اور کہا کرتیں کہ یہاں میری بہتر خدمت ہوتی ہے۔ رقیہ چندوں میں باقاعدہ تھی۔ نظام خلافت سے وابستگی مضبوط رکھی۔

چندوں میں بھی سبقت لے جانے والی۔ خاندان حضرت مسیح موعود کے افراد سے قادیان ہی سے محبت اور پیار تھا۔ جب بھی ربوہ جاتیں تو ان سے ملاقات ضرور کرتیں۔ اور وہ بھی ان کی بہت عزت کرتے۔ اخبار الفضل کا مطالعہ باقاعدگی سے کرتیں۔ الفضل کے مضامین کی بہت مداح تھیں۔ انہوں نے لجنہ میں بھی خوب کام کیا۔ اجلاسوں میں باقاعدگی سے شامل ہوتیں جتنے کہ کمزوری کی وجہ سے شامل نہ ہو سکتیں۔

نامساعد حالات میں بھی نہایت صابرہ اور شکر کرنے والی۔ جب 1974ء کے سانحہ میں بوریوالہ میں میری دکانیں توڑ کر سامان جلا دیا گیا اور مجھے وہاں سے نکال دیا گیا اور میں خالی ہاتھ لاہور ماڈل ٹاؤن آیا تو رقیہ نے کمال صبر کا نمونہ دکھایا۔ لاہور میں میں نے پریکٹس شروع کی تو یہاں بھی ماحول پراگندہ تھا۔ میں ان دنوں کچھ مہینوں تک صرف پانچ روپے روزانہ رقیہ کو گھر کے خرچ کے لئے دے سکتا تھا۔ کمال صبر اور شکر کا اظہار کرتی اللہ تعالیٰ نے جلد ہی یہ تنگی بھی دور فرما دی۔

نومبر 1980ء میں جوان بیٹی کی وفات نے ان کی طبیعت پر بہت اثر ڈالا۔ بیٹی کی وفات کے وقت رقیہ کا آنکھ کا آپریشن ہوا تھا اور وہ سی ایم ایچ پنڈی میں داخل تھیں۔ اس لئے ہم سب گھر والوں نے یہ فیصلہ کیا کہ ان کو صحت ہونے تک اس سانحہ کی خبر نہ دی جائے۔ لیکن خواب میں کچھ دیکھ کر بیٹے کو کہنا شروع کر دیا کہ بیٹی کو کوئی تکلیف ہے۔ جاؤ لاہور جا کر پتہ کرو۔ ہسپتال سے فراغت کے بعد ان کو بڑا بیٹا اپنے ہمراہ ایبٹ آباد لے گیا۔ ایک ماہ بعد ان کو بیٹی کی وفات کی خبر سنا کر ایبٹ آباد سے لاہور ماڈل ٹاؤن لے آیا۔ اس نے صبر کا نمونہ دکھایا۔ مگر 7 فروری 2003ء کو اس کی وفات ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور جوار رحمت میں جگہ دے۔

تحریک جدید کی عظیم الشان برکت

حضرت مصلح موعود بیان فرماتے ہیں کہ:

"یہ تحریک اتنی اہم تھی کہ اگر ایک مرتے ہوئے با ایمان انسان کے کانوں میں پہنچ جاتی تو اس کی رگوں میں خون دوڑنے لگتا اور وہ سمجھتا کہ میرے خدا نے میرے مرنے سے پہلے ایک ایسی تحریک کا آغاز کروا کے مجھے اس میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرما کر میرے لئے اپنی جنت کو واجب کر دیا۔"

قرآن شریف معجزہ ہے

قرآن شریف ایسا معجزہ ہے کہ نہ وہ اول مثل ہوا اور نہ آخر کبھی ہوگا۔ اس کے فیوض و برکات کا در ہمیشہ جاری ہے اور وہ ہر زمانہ میں اسی طرح نمایاں اور درخشاں ہے جیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت تھا۔ علاوہ اس کے یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ہر شخص کا کلام اس کی ہمت کے موافق ہوتا ہے جس قدر اس کی ہمت اور عزم اور مقاصد عالی ہونگے اس پایہ کا وہ کلام ہوگا۔ سو وحی الٰہی میں بھی وہی رنگ ہوگا۔ جس شخص کی طرف اس کی وحی آتی ہے جس قدر ہمت بلند رکھنے والا وہ ہوگا اسی پایہ کا کلام اسے ملے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمت و استعداد اور عزم کا دائرہ چونکہ بہت ہی وسیع تھا اس لئے آپؐ کو جو کلام ملا وہ بھی اس پایہ اور رتبہ کا ہے کہ دوسرا کوئی شخص اس ہمت اور حوصلہ کا کبھی پیدا نہ ہوگا۔ کیونکہ آپ کی دعوت کسی محدود وقت یا مخصوص قوم کیلئے نہ تھی۔ جیسے آپ سے پہلے نبیوں کی ہوتی تھی (۔) جس شخص کی بعثت اور رسالت کا دائرہ اس قدر وسیع ہو اس کا مقابلہ کون کر سکتا ہے۔ اس وقت اگر کسی کو قرآن شریف کی کوئی آیت بھی الہام ہو تو ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ اس کے الہام میں اتنا دائرہ وسیع نہیں ہوگا جس قدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا اور ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص 57)

بقیہ صفحہ 4

"یعنی تو نے جس طرح مجھے ظاہری گند سے پاک کیا ہے اسی طرح روحانی غلاظتوں سے بھی پاک صاف کر دے۔"

حضرت مسیح موعود یہ نکتہ معرفت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اگر قرآن کو غور سے پڑھو تو تجھے معلوم ہوگا کہ خدا تعالیٰ کے بے انتہاء رحم نے یہی چاہا ہے کہ انسان باطنی پاکیزگی اختیار کر کے روحانی عذاب سے نجات پاوے اور ظاہری پاکیزگی اختیار کر کے دنیا کے جہنم سے بچا رہے جو طرح طرح کی بیماریوں اور وباؤں کی شکل میں نمودار ہو جاتا ہے اور اس سلسلہ کو قرآنی شریعت میں اول سے آخر تک بیان فرمایا گیا ہے جیسا کہ مثلاً یہی آیت

ان اللّٰہ یحب التوابین ویحب المتطہرین

صاف بتلا رہی ہے کہ توابین سے مراد وہ لوگ ہیں جو باطنی پاکیزگی کے لئے کوشش کرتے ہیں اور متطہرین سے مراد وہ لوگ ہیں جو ظاہری اور جسمانی پاکیزگی کے لئے جدوجہد کرتے رہتے ہیں۔"

(ایام الصلح روحانی خزائن جلد 14 ص 338)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

ہفتہ 30 اگست 2003ء

12-15 a.m	عربی سروس
1-15 a.m	ترتیل القرآن
1-35 a.m	مجلس سوال وجواب
2-45 a.m	خطبہ جمعہ
3-55 a.m	ملاقات
5-05 a.m	تلاوت درس حدیث خبریں
5-55 a.m	یسرنا القرآن
6-25 a.m	مجلس سوال وجواب
7-25 a.m	کہکشاں
8-00 a.m	مشاعرہ
9-00 a.m	کوئز
9-25 a.m	شاہ تاج شوگرمل کا تعارف
9-50 a.m	سوال وجواب
11-05 a.m	تلاوت خبریں
11-30 a.m	لقاء مع العرب
12-30 p.m	فرانسیسی سروس
1-45 p.m	مجلس سوال وجواب
2-45 p.m	یسرنا القرآن
3-15 p.m	انڈونیشین سروس
4-15 p.m	کوئز
4-20 p.m	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
5-05 p.m	تلاوت درس حدیث خبریں
5-55 p.m	مجلس سوال وجواب
6-55 p.m	بنگلہ سروس
8-00 p.m	چلڈرنز کلاس
9-00 p.m	فرانسیسی سروس
10-00 p.m	جرمن سروس
11-05 p.m	لقاء مع العرب

اتوار 31 اگست 2003ء

12-00 a.m	عربی سروس
1-00 a.m	یسرنا القرآن
1-30 a.m	مجلس سوال وجواب
2-40 a.m	مشاعرہ
4-30 a.m	کہکشاں
5-05 a.m	تلاوت درس حدیث خبریں
6-00 a.m	چلڈرنز کارنر
6-30 a.m	مجلس سوال وجواب
7-20 a.m	تقریر
8-20 a.m	خطبہ جمعہ
9-20 a.m	کوئز
10-00 a.m	چلڈرنز کلاس
11-05 a.m	تلاوت خبریں
11-40 a.m	لقاء مع العرب
12-45 p.m	سپینش سروس
1-25 p.m	مجلس سوال وجواب
2-25 p.m	کوئز
6-00 p.m	خطبہ جمعہ
7-00 p.m	بنگلہ سروس
8-00 p.m	مجلس سوال وجواب
9-00 p.m	فرانسیسی سروس
10-05 p.m	جرمن سروس
11-05 p.m	لقاء مع العرب

سوموار یکم ستمبر 2003ء

12-15 a.m	عربی سروس
1-15 a.m	چلڈرنز کارنر
1-45 a.m	مجلس سوال وجواب
2-55 a.m	تقریر
3-55 a.m	سوال وجواب
4-35 a.m	سفر ہم نے کیا
5-05 a.m	تلاوت درس ملفوظات خبریں
6-00 a.m	چلڈرنز کارنر
6-25 a.m	مجلس سوال وجواب
7-25 a.m	کوئز
8-00 a.m	علمی خطابات
8-50 a.m	سندھ کی سیر اور تعارف
9-35 a.m	تقریر
10-00 a.m	فرانسیسی سروس
11-10 a.m	تلاوت خبریں
11-30 a.m	لقاء مع العرب
12-55 p.m	چائنیز سیکھئے
1-40 p.m	مجلس سوال وجواب
2-40 p.m	کوئز
3-10 p.m	انڈونیشین سروس
4-10 p.m	تعارف
5-05 p.m	تلاوت درس ملفوظات خبریں
5-55 p.m	مجلس سوال وجواب
6-55 p.m	بنگلہ سروس
8-00 p.m	فرانسیسی سروس
9-00 p.m	فرانسیسی زبان میں چند اور پروگرام

درخواست دعا

مکرم غلام مصطفیٰ تبسم صاحب کارکن روزنامہ الفضل آنکھوں میں تکلیف کی وجہ سے علیل ہیں۔ ان کی شفائے کاملہ عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم عبدالشکور جاوید صاحب دارالرحمت شرقی الف فضل عمر ہسپتال کے سی سی یو وارڈ میں زیر علاج ہیں۔ جلد شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم نصیر محمد صاحب کارکن دفتر آڈٹ صدر انجمن احمدیہ کا بیٹا مقصود احمد عمر 20 سال ایک سال سے زائد عرصہ سے گردوں کے انفیکشن میں مبتلا ہے۔ بیماری بڑھ رہی ہے۔

ان کی شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

جمعہ	29۔اگست	زوال آفتاب	12-09
جمعہ	29۔اگست	غروب آفتاب	6-39
ہفتہ	30۔اگست	طلوع فجر	4-15
ہفتہ	30۔اگست	طلوع آفتاب	5-40

یکجہتی انتہائی ضروری ہے صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ پاکستان ترقی کی راہ پر گامزن ہو چکا ہے لیکن چند عناصر ملک کی تعمیر وترقی کی راہ میں رکاوٹیں ڈالنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ پاکستان ہم سب کا ہے، یہ مسلمانوں کا ملک ہے اس میں سندھی، بلوچی، پنجابی، پٹھان سب ایک ہیں ہمارے لئے یکجہتی ضروری ہے۔

ممبئی طرز کی دہشت گردی کوئٹہ میں بھی ہوئی وزیر خارجہ خورشید قصوری نے کہا ہے کہ ممبئی میں ہونے والی دہشت گردی کے بارے پاکستان پر الزامات درست نہیں ہیں۔ اسی طرح کی دہشت گردی کوئٹہ میں بھی ہوئی تھی۔ پاکستان خود دہشت گردی کا شکار ہے۔ کوئٹہ میں ہونے والی دہشت گردی کے بارے میں ہمیں بہت سے حقائق ملے ہیں مگر ہم خاموش ہیں کہ وقت آنے پر اس سے پردہ اٹھایا جائے گا۔

تعلیم اور صحت کے بجٹ میں ریکارڈ اضافہ وزیر تعلیم پنجاب نے کہا ہے کہ پنجاب حکومت تعلیم اور صحت جیسے اہم شعبوں میں ضروری اصلاحات اور تعلیمی میدان میں بہتری کیلئے تمام تر کوششوں کو بروئے کار لا رہی ہے۔ انہوں نے کہا پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ تعلیم اور صحت کے بجٹ میں ریکارڈ اضافہ ہوا ہے اور اسے ہم پنجاب بھر کے تعلیمی اداروں میں انقلابی تبدیلیوں کیلئے صرف کریں گے۔

پنجاب نے بڑی قربانی دی ہے وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ فیڈریشن کے استحکام کیلئے بلوچستان کو وزارت عظمیٰ دے کر پنجاب نے بڑی قربانی دی ہے جس کے باعث اپنے ذاتی مفادات کیلئے صوبائی تعصبات کو ہوا دینے والے عناصر کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ ایسے عناصر صوبائی تعصبات کو ہوا دے کر ملک کو کمزور کرنا چاہتے تھے۔ لیکن پنجاب نے میر ظفر اللہ جمالی کو وزارت عظمیٰ کا عہدہ دے کر ان عناصر کے عزائم کو ناکام بنا دیا۔

آئینی پیکج پارلیمنٹ میں پیش کرنے پر اتفاق ایل ایف او اور دیگر متنازعہ امور پر حکومت اور مجلس عمل کے درمیان ایک مرتبہ پھر مذاکرات ہوئے جس میں اس امر پر اتفاق رائے ہوا کہ آئینی پیکج اور متنازعہ امور کو پارلیمنٹ میں پیش کیا جائے۔

تربیلا ڈیم کی جھیل بھر گئی دریائے سندھ سے گزشتہ 68 دنوں میں ایک کروڑ 78 لاکھ 71 ہزار ایکڑ فٹ دریائی پانی کوٹری بیراج سے زیریں جانب گزر چکا ہے۔ کوٹری بیراج سے پانی کا اخراج اس وقت 81 ہزار 100 کیوسک تھا۔ ملک کے آبی ذخائر میں پانی کی آمد واخراج کی تفصیل کے مطابق دریائے سندھ میں تربیلا کے مقام پر پانی کی آمد ایک لاکھ 24 ہزار 400 کیوسک اور اخراج بھی اتنا ہی رہا۔ دریائے جہلم میں منگلا کے مقام پر پانی کی آمد 25 ہزار کیوسک اور اخراج 20 ہزار کیوسک رہا۔

بی اے بی ایس سی کے نتائج کا اعلان پنجاب یونیورسٹی کے زیر اہتمام ہونے والے بی اے، بی ایس سی کے نتائج کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ جس کے مطابق ایک لاکھ 20 ہزار 167 امیدواروں نے امتحان دیا۔ جن میں سے 40 ہزار 182 امیدوار کامیاب قرار پائے اس طرح کامیابی کا تناسب 35.19 فیصد رہا۔

امریکہ بھارت کو مذاکرات کیلئے آمادہ کرے پاکستان نے امریکہ سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ بھارت کو پاکستان سے مذاکرات کیلئے آمادہ کرے پاکستان لچک کا مظاہرہ کر رہا ہے انڈیا پر دباؤ ڈالا جائے کہ وہ بھی لچک کا مظاہرہ کرے۔

القاعدہ سے خطرہ ہے امریکی صدر جارج بش نے کہا ہے کہ دہشت گرد عراق میں جمع ہو گئے ہیں القاعدہ سے اب بھی خطرہ ہے۔ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں عالمی برادری ہمارا بھرپور ساتھ دے ورنہ کوئی ملک محفوظ نہ رہے گا۔ القاعدہ کو نقصان پہنچا لیکن یہ تنظیم مکمل تباہ نہیں ہوئی۔

چیچنیا میں ہلاکتیں چیچنیا میں جھڑپوں اور بم دھماکوں میں 9 روسی فوجی ہلاک اور 10 جنگجو جاں بحق ہو گئے۔

امریکی طیارہ تباہ امریکہ کا ایک چھوٹا طیارہ سمندر میں گر کر تباہ ہو گیا جس کے نتیجہ میں عملے کے دو ارکان سمیت 21۔افراد ہلاک ہو گئے۔

ایٹمی تنصیبات کا معائنہ ایران نے کہا ہے کہ وہ ایٹمی تنصیبات کے اچانک معائنے کیلئے اضافی پروٹوکول کے معاہدے پر دستخط کرنے کو تیار ہے۔

امریکہ ایٹمی ہتھیار کم کرے ایک جرمن اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے انٹرنیشنل اٹامک انرجی ایجنسی کے سربراہ محمد البرادی نے کہا ہے کہ امریکہ، برطانیہ، فرانس اور چین اپنے ایٹمی ہتھیار کم کریں اور ریسرچ پروگرام بھی روک دیں امریکہ چھوٹے ایٹم بم تیار کر کے ایٹمی ہتھیاروں کے پھیلاؤ پر پابندی کی خلاف ورزی کر رہا ہے۔ دنیا میں ایٹمی ہتھیار نصب کرنے کی باتیں ہو رہی ہیں۔ کوئی ایٹمی ہتھیار اچھا نہیں ہوتا۔ امریکی حکومت دوسروں سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ ایٹمی ہتھیار نہ رکھیں خود انہی ہتھیاروں سے مسلح ہے۔ میزائل دفاعی پروگرام سے چند ملکوں کو تحفظ مل جائے گا۔ باقی غیر محفوظ ہو جائیں گے شمالی کوریا ایک ہفتے کے اندر اندر ایٹم بم بنا

سکتا ہے۔ وہ کھلے عام دنیا کو بلیک میل کر رہا ہے۔ آج عراق کی باری ہے کل ایران کی باری ہوگی۔ پرسوں شمالی کوریا کی۔ اس کے بعد کس کی باری ہوگی علم نہیں۔

بھارت میں مذہبی تہوار میں 50 ہلاک

بھارتی ریاست مہاراشٹر میں ہندوؤں کے مذہبی تہوار کنبھ میلہ میں 50 یاتری ہلاک اور 200 سے زائد زخمی ہو گئے جبکہ 800 سے زائد یاتری لاپتہ ہیں۔ ہلاک ہونے والوں کی زیادہ تعداد عورتوں اور بچوں کی ہے۔ بھگدڑ اس وقت شروع ہوئی جب ہزاروں یاتریوں نے دریائے گوداوری میں اشنان کے لئے حفاظتی جنگلہ توڑ دیا۔ جس سے کئی لوگ دریا میں گر گئے اور بھگدڑ میں سینکڑوں پاؤں تلے آ گئے۔

بش عوام کو گمراہ کر رہے ہیں

امریکہ کے صدارتی امیدوار بننے کے خواہشمند باب گراہم نے کہا ہے کہ امریکی صدر بش عراق کے معاملے میں عوام کو گمراہ کر رہے ہیں۔ ایک اور صدارتی امیدوار ڈک کیفرٹ نے کہا کہ یہ بات سمجھ نہیں آتی کہ بش انتظامیہ دوسرے ملکوں کو عراق کے مسئلے میں ساتھ کیوں نہیں ملا رہی بی بی سی کے نامہ نگار کا کہنا ہے کہ بش انتظامیہ پر اس کی عراق پالیسی کیلئے تمام سیاسی حلقوں سے شدید تنقید کا سلسلہ جاری ہے اور ایسا دکھائی دیتا ہے کہ عراق میں موجود صورتحال آنے والے صدارتی انتخاب کیلئے ایک ایشو کی صورت اختیار کر رہی ہے۔

ضرورت ہے

لاہور یونیورسٹی آف مینجمنٹ سائنسز (LUMS) کو ایڈمنسٹریشن میں کام کرنے کیلئے نوجوان مرد/خواتین کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے درخواست دہندہ کا حکومت کی منظور شدہ یونیورسٹی سے ماسٹرز ہونا لازمی ہے اس کے علاوہ اچھی Communications Skills کا ہونا ضروری ہے ابتدائی تقرری دو سال کیلئے ہوگی اس کے لئے (LUMS) واقع بالمقابل سیکٹر U (ایل سی سی ایچ ایس لاہور چھاؤنی) پر اپنے کوائف H.R.M کو ارسال کریں۔

(نظارت تعلیم)

مین بازار میں چلتا ہوا کاروبار
انٹرنیٹ کیفے Don Valley
برائے فروخت
رابطہ:۔ Office 214859 Home- 213821
نیڈر لیس انیس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک بالائی منزل ربوہ
Email:don_valley_internet@hotmail.com

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود ☎ دکان 213649، رہائش 211349

نواز آباد فارم میں فوری ضرورت ہے
زرعی گریجویشن یعنی ھارٹی کلچرسٹ، اینٹومالوجسٹ ایگرونومسٹ، سائل سائنس "فریش گریجویٹ" دوران ٹریننگ فری رہائش طعام الاؤنس مستقل ملازمت پر معقول تنخواہ پراویڈنٹ فنڈ و دیگر سہولیات
رابطہ: جنرل مینیجر نواز آباد فارم
پوسٹ بکس نمبر 126 میر پور خاص سندھ
فون نمبر 0231-73048
انٹرویو لاہور میں بھی لیا جا سکتا ہے

خوشخبری
تلولائٹ کے 5 لیٹر کے ایک ڈبہ کے ساتھ ایک امپورٹڈ صابن مفت حاصل کریں۔
یہ پیشکش صرف رضوان سٹور پر موجود ہے
رضوان سٹور
فون 212307
محمد ابراہیم اینڈ سنز دارالرحمت وسطی ربوہ

With New Digital Technology
UNIVERSAL VOLTAGE STABLIZERS

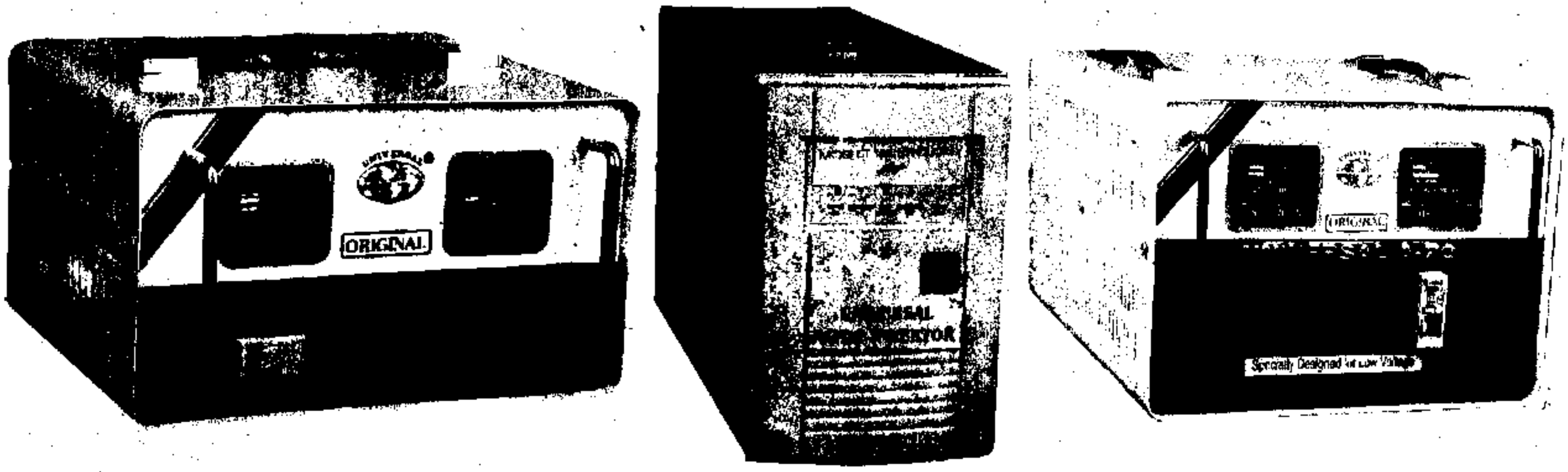

UNIVERSAL® TRADEMARK
Voltage Stabilizers/regulators for fridge, freezer computer, fax, dish anteena, photocopy machine air conditioned.
DC/AC Invertor UPS, 300W, 500W, 650W, 1000W
® Regd:77396,113314 © Copy Right:4851,4938,5562,5563,5046 Ⓓ Design Regd:6439
Dealer: Hassan Traders Opposite Blood Bank Rabwah

انٹرنیشنل معیار کے مطابق خالص سونے کے
مدراسی، اٹالین، سنگاپوری، ملتانی زیورات
Estd.1960
فینسی جیولرز
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
میاں اظہر احمد، میاں مظہر احمد
Off:04524-212868
Res:04524-212867
Mob:0320-4891448
E-mail:mazharahmad2001@yahoo.com

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
بخارا اصفہان، شجرکار، ویجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
☎ 12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
042-6306163-6368130 Fax:042-6368134
E-mail:muaazkhan786@hotmail.com

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29